السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جغرافیہ دان جو بیان کرتے ہیں کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے آیا اس کی بابت قرآن شریف میں زکر ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ترجمہ۔ دیکھنے والے تو پہاڑوں کو جامد دیکھ رہے ہیں۔ (ایک دن آنے والا ہے کہ یہ پہاڑ بادلوں کی مثال اڑیں گے۔

کی ایک تفسیر یہ بھی مضارع حال اور مستقبل دونوں زبانوں کو شامل ہے۔

تشریح۔

اگر زمین سورج کے گرد گھومتی تو پھر سورج سورج ہمارے سر پر دکھائی نہ دیتا

تعاقب

اہل حدیث 10 شعبان 64ھ جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین حول الشمس گھومتی ہے اس کی دلیل آیت قرآنیہ۔۔۔قرآن

بیان کی گئی ہے زمین گھومتی ہے یا آسمان یہ مبحث حکماء کا ہے۔ فیثا غورث اور بطلیموس دو یونانی حکماء کے درمیان اختلاف ہے کہ زمین گھومتی ہے۔ یا آسمان ایک زمین گھومنے کے قائل ہیں دوسرا آسمان جس قول کی تایئد پر ہدایت الحکمت والا نے لکھا ہے۔ **ان الفلک یتحرک علی الاستدارة دائما** قانون قدرت الٰہی دونوں قول کے خلاف نعرہ احتجاج بلند کرتا ہوا ببانگ دہل پکارتا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ چاند سورج اپنے اپنے محور میں متحرک ہیں۔ بندہ کے خیال میں زمین یا آسمان کے متحرک ہونے ہونے کا ثبوت قرآن کریم سے نہیں ملتا آیت تری الجبال میں احوال قیامت کا بیان ہے۔ جبال کی صورت اول بیان کی گئی ہے۔

جب جبال کی حالت عہن منفوش کی طرح ہوجائے گی۔ تو۔۔۔قرآن۔۔۔کا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ علاوہ بریں مرورو دور ایک چیز نہیں دونوں علیحدہ چیزیں ہیں جبال کی جمادت ثقالت وضخامت کے باجود ہوں قیامت کی وجہ (سے سحاب کی صورت پر فضائے آسمان پر نظر آنے کا بیان ہے فطرت الٰہی یا قانون قدرت کا کرشمہ کا بیان مقصود بالذات نہیں۔ واللہ اعلم (الراقم میر عبد اللہ بنگالی گوروی۔

اہل حدیث

اس امر میں بحث کا مدار یہ ہ کہ۔۔۔۔قرآن۔۔۔۔کا صیغہ جو فعل مضارع ہے۔ بمعنی مستقبل ہے یا بمعنی حال حضرات مترجمین دونوں طرف گئے ہیں امام غزالی جیسے باریک بین بزرگوں نے اس امر کی تصریح کی ہوئی ہے۔ کہ (علوم جدیدہ میں جن امور کا انکشاف ہوا۔ اور قرآن شریف سے اس کا تایئدی اشارہ ملتا ہو تو انکار نہیں کرنا چاہیے میرا بھی یہی مسلک ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد1ص 112

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11ص162

محدث فتویٰ